السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سنن ابی داوٗد، کتاب اللباس ، باب فی الاشعال میں آیا ہے کہ:

"حدثنا محمد بن عبد الرحيم أبو يحيى أخبرنا أبو أحمد الزبيري حدثنا إبراهيم بن طهمان عن أبي الزبير عن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن ينتعل الرجل قائما"

(یعنی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کو کھڑے ہو کر جوتے پہننے سے منع فرمایا ہے (حدیث :4135)(ڈاکٹر نسیم اختر اسلام آباد"

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ روایت بلحاظ سند ضعیف ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے۔

"قال النسائی : ذکر المدلسین : الحسن ، قتادۃ ، حجاج بن أرطاۃ ، حمید ، سلیمان التیمی ، یونس بن عبید ، یحیی بن أبی کثیر ، أبو إسحاق الحکم بن عتیبۃ ، مغیرۃ ، إسماعیل بن أبی خالد ، أبو الزبیر ابن ابی نجیح ابن جریج ابن ابی عروبۃ ہشیم سفیان بن عیینۃ" (سیر اعلام النبلاء ج7ص74)

یعنی ابو الزبیر ، قتادہ اور سفیان بن عیینہ وغیرہم مدلسین میں سے تھے۔ (تفصیل کے لیے میری کتاب الفتح المبین دیکھیں) امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ابو الزبیر رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرمایا:

(وکان یدلس "اور وہ تدلیس کرتے تھے (السنن الکبری 1/640،ح210

تدلیس کے بارے میں راجح اصول یہی ہے کہ مدلس کی عن والی روایت ناقابل قبول ہوتی ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"فقلنا : لا نقبل من مدلس حدیثا حتی یقول فیه : حدثنی : او سمعت"

(پس ہم نے کہا : ہم کسی مدلس کی کوئی حدیث اس وقت تک قبول نہیں کریں گے جب تک وہ حدثنی یا سمعت نہ کہہ دے۔ (الرسالہ ص380فقرہ نمبر1035

یعنی سماع کی تصریح کے بغیر مدلس کی روایت غیر مقبول ہے۔

لہٰذا ابوداود رحمۃ اللہ علیہ والی روایت مذکورہ کی سند ابو الزبیر کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اس ضعیف روایت کے تین صحابہ، سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ضعیف شواہد بھی ہیں جن پر علی الترتیب تبصرہ درج ذیل ہے۔

شاہد نمبر1۔

"سفیان (الثوری) عن عبداللہ بن دینار عن ابن عمر۔ الخ (سنن ابن ماجہ ح3619) علی بن عبداللہ المدینی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا : "ان سفیان کان یدلس

(بے شک سفیان (ثوری) تدلیس کرتے تھے۔ (الکفایہ ص362 وسندہ صحیح

امام سفیان ثوری کے شاگردوں ابو عاصم (سنن الدارقطنی ج3ص102) یحییٰ بن سعید القطان اور عبداللہ بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ نے بھی انہیں مدلس قرار دیا ہے۔ دیکھئے تہذیب التہذیب (ج11ص192،ج4ص102) وغیرہ لہٰذا یہ سند امام سفیان ثوری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

شاہد نمبر2۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سند اول

(معمر عن قتادہ عن انس رضی اللہ عنہ "(سنن ترمذی 1776"

یہ سند قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

(لا یصح ہذا الحدیث "اور یہ حدیث صحیح نہیں ہے (حوالہ مذکورہ"

سند دوم:

عیینہ بن سالم عن عبید اللہ بن ابی بکر عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ الخ

(کشف الاستار عن زوائد البزار ج3 ص366 ح2959 و مجمع الزوائد ج5 ص139)

اس سند کے راوی عیینہ بن سالم صاحب الالواح پر جرح منقول ہے۔

دیکھئے لسان المیزان (ج4 ص444 ترجمہ نمبر 6356)اور توثیق کسی سے ثابت نہیں۔

لہٰذا یہ سند ضعیف ہے۔

شاہد نمبر 3۔

عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ :۔

سند اول:

(حدثنا الحارث بن نبہان، عن معمر، عن عمار بن ابی عمار عن أبي ہریرۃ رضی اللہ عنہ .....الخ "(الترمذی :1775"

(امام نسائی نے کہا: حارث بن نبہان: متروک الحدیث ہے۔ (کتاب الضعفاء المتروکین ص165 ترجمہ نمبر 116

لہٰذا یہ سند سخت ضعیف ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فرمایا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔

سند دوم:

(ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ الخ "(ابن ماجہ :3618"

ابو معاویہ ثقہ تھے لیکن تدلیس بھی کرتے تھے۔

(دیکھئے طبقات ابن سعد ج6 ص392 وتہذیب التہذیب ج9 ص121)

لہٰذا یہ سند بھی ضعیف ہے۔ اعمش بھی مدلس تھے اور ضعفاء سے تدلیس کرتے تھے۔ ابو صالح سے ان کی روایت ہو یا کسی اور سے تصریح سماع کے بغیر ان کی (صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے علاوہ ہر کتاب میں) ہر روایت ضعیف ہوتی ہے۔

سند سوم:

سعید بن بشیر عن عمران بن داور عن سیف بن کریب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ الخ

(المعجم لابن الاعرابی ج1 ص237،236 ح158، دوسرا نسخہ ح159)

اس میں سعید بن بشیر جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے اور سیف بن کریب کے حالات نہیں ملے لہٰذا یہ سند بھی ضعیف ہے۔

سند چہارم:

(عروہ بن علی السہمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ   الخ" (الضعفاء للعقیلی ج3ص364"

عروہ بن علی کے بارے میں امام عقیلی نے کہا" مجہول بالنقل "یعنی یہ مجہول راوی ہے۔اس کی سند کا ایک راوی محمد بن حمید (الرازی) جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے لہذا یہ سند بھی ضعیف ہے۔

میرے علم کے مطابق کھڑے ہو کر جوتے پہننے کی ممانعت میں یہی احادیث مروی ہیں اور شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ نے السلسلۃ الصحیحۃ قرار دیا ہے جو کہ اصول حدیث کی رو سے صحیح نہیں ہے۔

بعض لوگوں نے سفیان ثوری اور اعمش کی تدلیس کا دفاع کرنے کی کوشش کی ہے جو کہ بے سود ہے۔ثابت شدہ حقیقت کا انکار کرنا علمی میدان میں کوئی وزن نہیں رکھتا اور بعض لوگوں نے ان تمام ضعیف سندوں کو ملا کر اس حدیث کو حسن کا درجہ تک پہنچانے کی کوشش کی ہے یہ بھی اصول حدیث کی رو سے غلط ہے۔

حافظ ابن کثیر الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا:

"قلت) یکفی فی المناظرۃ تضعیف الطریق التی أبداہا المناظر، و ینقطع؛ إذ الأصل عدم ما سواہا، حتی یثبت بطریق أخری واللہ أعلم) "

میں نے کہا: مناظرہ میں مخالف جو سند پیش کرے اس کا ضعیف ثابت کر دینا ہی کافی ہے۔وہ لاجواب ہو جائے گا۔کیونکہ اصل یہی ہے کہ اس روایت کے علاوہ دوسری کوئی سند نہیں الا یہ کہ دوسری سند سے یہ بات ثابت ہو جائے واللہ اعلم (اختصار علوم الحدیث ص85نوع22

(خلاصہ یہ کہ یہ روایت اپنی تمام سندوں کے ساتھ ضعیف ہے (شہادت ستمبر 2001

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔اصول، تخریج اور تحقیقِ روایات-صفحہ605

محدث فتویٰ